بچے کا نام "محمد عمار" رکھنا

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3724

تاریخ اجراء: 16 شوال المکرم 1446ھ / 15 اپریل 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا ایک بیٹا ہے کیا میں اس کا نام "محمد عمار" رکھ سکتا ہوں، رہنمائی فرمائیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

"عَمّار" یہ صحابیِ رسول کا نام ہے، جس کا معنی ہے پختہ ایمان والا، بردبار، باوقار وغیرہ۔ لہذا عمار نام رکھنا اور اس کے ساتھ لفظ "محمد" لگانا دونوں درست ہیں لہذا محمد عمار نام رکھ سکتے ہیں۔ اور اس میں بہتر یہ ہے کہ اولاً صرف محمد نام رکھیں اور پھر پکارنے کے لیے محمد عمار رکھ لیں کہ حدیث پاک میں محمد نام رکھنے کے فضائل بیان ہوئے ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ فضیلت تنہا نام محمد رکھنے کی ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے تعارف کے متعلق تاریخ بغداد میں ہے:

"عمار بن ياسر۔۔۔ تقدم إسلامه ورسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة، وهو معدود في السابقين الأولين من المهاجرين، وممن عذب في الله بمكة"

ترجمہ: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شروع کے زمانہ میں اسلام لائے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے اور حضرت عمار بن یاسر سابقین اولین صحابہ کرام میں شمار کیے جاتے ہیں (یعنی ایمان قبول کرنے میں دوسروں پر سبقت لے جانے والے مہاجرین میں سے۔) اور یہ ان افراد میں سے ہیں جن کو مکہ مکرمہ میں اللہ تعالی کی راہ میں تکالیف دی گئیں۔ (تاریخ بغداد، جلد 1، صفحہ 487، دار الغرب الإسلامي، بيروت)

عمار نام کے معنی کے متعلق المنجد میں ہے "العَمّار: صیغہ مبالغہ، قوی الایمان، بردبار، صاحب وقار، موت تک امر و نہی پر قائم رہنے والا، اچھی تعریف والا۔" (المنجد، صفحہ 586، مطبوعہ: خزینہ علم وادب، لاھور)

محمد نام رکھنے کی فضیلت:

کنز العمال میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”من ولد له مولود ذكر فسماه محمدا حبالي وتبركا باسمي كان هو ومولوده في الجنة“

ترجمہ: جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔ (کنز العمال، ج16، ص422، مؤسسة الرسالة، بيروت)

رد المحتار میں مذکورہ حدیث کے تحت ہے

"قال السيوطي: هذا أمثل حديث ورد في هذا الباب وإسناده حسن"

ترجمہ: علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: جتنی بھی احادیث اس باب میں وارد ہوئیں، یہ حدیث ان سب میں بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج6، ص417، دار الفکر، بیروت)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net